مولانا عبد الطیف مسعود ڈسکوی اور مطالعہ مسیحیت

Maulana Āʿbdālṭyf msʿwd ḏskwy and Study of Christianity"

Hafiz Sanaullah
PhD Scholar,Gift University,Gujranwala / Lecturer,Government Associate College, Daska: hafizsanaullah.oct73@gmail.com

Professor Dr. Muhammad Akram Virk
Department of Islamic Studies, Government Graduate College, Satellite Town, Gujranwala: drmakramvirk1968@gmail.com

Abstract

When the British gained control and power over India and peace and order was established in the interior of India, for 43 years, the British tried to preach the religion of AD and spread it to the people through priests. They started the work of preaching and continued to increase it until they started distributing books and magazines in the cities in opposition to the religion of Islam. In the same period, many ulama were born among the Muslims who fought against Christianity on all fronts. One of them was Moulana Abdul Latif Masood. Maulana Abdul Latif's study of Christianity was very extensive. Especially, he had a keen eye on the Bible. He had written many books on Christianity. Most important of them was his extensive book Tahreef Bible Buzban Bible. He is well known because of his extensive study on Christianity and as a researcher. In this regard, your special work is on distortion of the Bible. On this subject, you have compiled a thick book consisting of 831 pages. This book clarified the distortion of Bible from the contents of the Bible. This book consists of nine chapters. He has done a great job in this regard and this work was the need of that hour.

Keywords: Bible, Distortion, Christianity, Maulana Abdul Latif.

تعارف

مسیحیت ہندوستان میں سب سے پہلے سکندریہ سے آئی۔ سن عیسوی کی ابتداء میں سکندریہ دنیا میں سب سے بڑا تجارتی شہر تھا اور مرقس رسول نے یہاں پر ایک مذہبی مدرسہ قائم کیا تھا جو کئی سال جاری رہا۔ جو ہندوستانی سوداگر تجارت کرنے کی غرض سے سکندریہ گئے وہ مسیحیت کی کتب کا ایک ذخیرہ بھی ہندوستان لے آئے۔ ہندوستانی سوداگروں کے خط کے جواب میں سکندریہ کے بشپ ڈیمٹری یاس Demet Rius نے پادری Pentanals کو ہندوستان بھیجا۔[1]

بعض مسیحی مورخین کے مطابق مسیحیت اس سے قبل مقدس توما رسول کے ذریعے پہنچ چکی تھی۔ ان کے مطابق توما رسول جو کہ حضرت مسیح کے حواری تھے 1948ء میں ٹیکسلا آئے اور پھر سندھ میں سے ہوتے ہوئے سقوطرہ اور بعد میں مالابار ساحل پر 1956ء میں جانکلے۔[2] مغلیہ دور میں کھیتولک فرقہ کا پہلا مشنری فرانسس زیویئر 1546ء میں گوا میں آیا۔[3] مغل دربار میں پرتگیزی عیسائیوں کے مسلمانوں سے مذہبی مباحثے جاری تھے کے ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل حکمرانوں کو مفلوج کیا اور اقتدار پر قابض ہوگئے۔ ان انگریزوں حکمرنوں کے ساتھ عیسائی پادری اور مبلغین بھی ہندوستان آئے جو پورے ملک میں عیسیائیت کی تبلیغ کرتے رہے اسلام کے عقائد پر اعتراضات کرتے، مسلمانوں کے خلاف کتابیں اور رسالے شائع کرتے، مولانا الطاف حسین حالی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ ان کا دانت مسلمانوں پر تھا اور اس لیے ان کے منادیوں میں، ان کے اخبارات ورسائل میں زیادہ تر بوچھاڑ اسلام پر ہی ہوتی تھی۔ اسلامی تعلیم کی طرح طرح کی برائیاں بیان کرتے، بانی اسلام کے اخلاق و عادات پر نکتہ چینی کرتے۔ چنانچہ بہت سے مسلمان کچھ ناواقفیت کی بنا پر اور اکثر افلاس کے سبب ان کے دام میں آ گئے۔[4]

---

[1] امداد صابری، مولانا۔ فرنگیوں کا جال، نیو دہلی (انڈیا): فرید بک ڈپو۔ 2008ء ص:46

Imdad Sabari, moulana, Farangion ka Jaal, New Dehli: Fareed book Dipot, 2008, P.46

[2] ایس کے داس۔ تاریخ کلیسائے پاکستان۔ حیدر آباد: بشپ ہاؤس، جون 2001ء ص:24

S. K. Daas, Tareek e Klisaye Pakistan, Haider Abad: Bishop House, 2001, P.24

[3] ایضاً، ص:57

Ibid, P.57

[4] الطاف حسین حالی، مولانا۔ حیات جاوید۔ دہلی (انڈیا): 2004ء ص:416

Altaf Hussain Haali, Moulana, Hayat e Javed, Dehli: India, 2004, P.416

ابتداء میں مسلم علماء نے انگریزوں اور عیسائی مشنریوں کی تبلیغی کوششوں اور مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے تعلق سے ان کے مساعی کو نظر انداز کیا مگر جب یہ دیکھا کہ جاہل اور کمزور عقیدہ کے مسلمان عیسائیوں کے جال میں پھنستے جارہے ہیں تو انہوں نے عیسائی مذہب کا مطالعہ شروع کیا اور اس کی کمزوریوں پر گرفت کرنے لگے تاکہ مسلمان عیسائی مذہب کی خرابیوں سے واقف ہو جائے اور عیسائیوں کے فریب سے بچ جائیں۔[5] ہندوستان پر انگریزوں کا جب اچھی طرح سے قبضہ و اقتدار ہو گیا اور اندرونی ہند میں امن و امان کی کیفیت پیدا ہو گئی تو 43 سال تک انگریزوں نے دین عیسوی کی دعوت اور پادریوں کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچانے کی کوشش نہیں کی لیکن اس کے بعد تبلیغ و دعوت کا کام شروع کیا اور اس کو برابر بڑھاتے رہے یہاں تک کہ مذہب اسلام کی تردید و مخالفت میں کتابیں اور رسالے لکھ کر شہروں میں تقسیم کرنے شروع کر دیے عیسائی پادری سڑکوں پر اور مجمعوں میں وعظ و تقریر کرنے لگے ابتداء میں عام مسلمانوں کو جو عیسائی مذہب سے کراہت و نفرت تھی وہ قائم نہ رہی اور اس بات کا خطرہ پیدا ہوا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں اس صورت حال کو دیکھ کہ کچھ علماء نے ان کی تردید و مخالفت کی خدمت شروع کی۔[6]

اسلام کے مخالف سرگرمیوں میں جن پادریوں نے پورے زور و شور سے حصہ لیا ان میں سے چند بڑے نام یہ ہیں پادری سی جی فانڈر (م 1865)، ماسٹر رام چندر (م 1880)، بشپ ٹامسن والپیء فرنچ (م 1891)، پادری چارلس ولیم فورمین (1894)، پادری صفدر علی (1899)، پادری رابرٹ کلارک (1900)، پادری عماد الدین پانی پتی (1990)، پادری جی ایل ٹھاکر داس (1910)، بشپ جارج ایلفرڈ لیفرائے (1919)، پادری سلطان محمد پال (1958)، پادری برکت اللہ آرچڈیکن (1960)، ہنری مارٹن، جان نیوٹن، اینڈریو گورڈن، عبد اللہ آتھم، ٹامس ہنٹر، جان ٹیلر کے نام شامل ہیں۔ مسیحیت کی تبلیغ پورے زور و شور سے تمام ہندوستان میں کی گئی مگر جن علاقوں پر زیادہ توجہ کی گئی ان میں پنجاب کا سیالکوٹ کا علاقہ بہت اہم ہے۔ اس علاقے میں سب سے زیادہ مسیحیت کی تبلیغ کا کام کیا گیا۔ ایس کے داس

---

[5] محمد سعود عالم قاسمی، پروفیسر۔ مطالعہ مذاہب کی اسلامی روایت۔ کراچی: بسم اللہ ہاؤس اردو بازار، اگست 2019ء ص: 67
Muhammad Saud Alam Qasmi, Prof., Mutalya Mazahib ki Islami Rawayat, Karachi: Bismillah House, 2019,P.67

[6] عبد الحئ ندوی، سید۔ اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں۔ اعظم گڑھ: شبلی اکیڈمی 2009ء ص: 336
Abdul Hayi Nadvi, Syed, Islamī Uloom o Fanoon Hindustan Main, Azam Garh: Shibli Academy, 2009, P.336

کے بقول یہ علاقہ مسیحیت کا انطاکیہ ثابت ہوا[7] اور ان علاقوں کے چرچز سیالکوٹ اور اس کے نواح میں کیے گئے کام کے طفیل آباد ہیں[8] یونائیٹڈ پریس بٹیرین مشن نے بھی زیادہ کام سیالکوٹ اور اس کے نواحی علاقوں میں کیا۔[9]

1891ء میں یوپی چرچ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی سب سے زیادہ تعداد (سیالکوٹ 595، پسرور 237، ظفروال 911) ان ہی علاقوں کی تھی۔[10] ایک مشنری کے ہمراہ سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ظفروال اور پسرور کے علاقہ میں پندرہ سے تیس کارندے ہوا کرتے تھے 1892ء میں چالیس کارندے صرف پسرور کے علاقے میں ہی خدمت پر مامور تھے۔[11] سیالکوٹ اور اس کے نواح میں جب مسیحیت خوب پھل پھولی تو ملک کے باقی علاقوں میں سیالکوٹ سے ہجرت کروا کر مسیحیوں کو آباد کیا گیا، گویا کہ نئے آباد کردہ علاقوں میں مسیحیت کی تبلیغ کے لئے خام مال سیالکوٹ سے ہی مہیا کیا گیا۔[12]

اسی دور میں مسلمانوں میں ایسی کئی نابغہ روزگار شخصیات پیدا ہوئیں جنہوں نے مسیحیت کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جن کی مناظرانہ و تصنیفی و تحقیقی خدمات کی وجہ سے نہ صرف مسیحی تبلیغی کوششوں کو ناکام کیا گیا بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی نہایت وقیع علمی ذخیرے کا کام کیا۔ ان علماء میں سید آل حسن موہانی(م1872)، ڈاکٹر محمد وزیر خان (م1873)، سید امیر حسن سہسوانی(م1874)، مولانا محمد قاسم نانوتوی(م1880)، مولانا رحمت اللہ کیرانوی(م1891) ، حافظ ولی اللہ لاہوری(م1891)، مولوی چراغ علی(م1895)، سر سید احمد خان (م1898)، مولانا عنایت رسول چڑیاکوٹی(م1901)، سید ابوامنصور ناصر الدین دہلوی(م1903)، مولوی

---

[7] ایس کے داس۔ تاریخ کلیسائے پاکستان، ص:119

S. K. Daas, Tareek e Klisaye Pakistan, P.119

[8] ایضاً، ص:119

Ibid, P.119

[9] ایضاً، ص:121

Ibid, P.121

[10] ایضاًص:122

Ibid, P.122

[11] ایس کے داس۔ تاریخ کلیسائے پاکستان۔ ص:124

S. K. Daas, Tareek e Klisaye Pakistan, P.124

[12] ایضاً، ص:124

Ibid, Pg: 124

فیروزالدین ڈسکوی(م 1901) ، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی (م 1912)، مولانا عبد الحق حقانی (م 1917)، سید محمد علی مونگیری (م 1927)، قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م 1930)، مولانا انور شاہ کاشمیری (م 1933)، مولانا اشرف الحق دہلوی(م 1936)، قاری محمد طیب (م 1938)، مولانا ثناءاللہ امرتسری (م 1948) ، خواجہ حسن نظامی(م 1955)، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی(م 1956)، مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م 1974)، مولانا عبد الحلیم شرر (م 1926) ، مولانا الطاف حسین حالی(م 1914)، مولانا فقیر محمد دہلوی اور مولانا عبدالطیف مسعود ڈسکوی (م 2003) شامل ہیں۔ اسلامی فکر کے احیاء اور مسلم تشخص کے تحفظ کے لیے ان علماء کے احوال و آثار اور ان کے مطالعہ مسیحیت کا تجزیہ نہایت ضروری و مفید ہے۔

اسی علمی و فکری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مضمون ہذا کے لیے ”مولانا عبدالطیف مسعود ڈسکوی اور مطالعہ مسیحیت ایک تجزیہ“ کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔

مولانا عبد اللطیف مسعود ڈسکوی، احوال و آثار:

مولانا عبد اللطیف مسعود ڈسکوی 3 اپریل 1939ء کو تحصیل ڈسکہ کے گاؤں سیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اسی گاؤں کے گورنمنٹ پرائمری سکول سے حاصل کی۔ اپنی والدہ محترمہ سے ناظرہ قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے 1948ء میں گاؤں سے ڈسکہ شہر کی طرف ہجرت کی۔ آپ نے انگریزی زبان کی بنیادی تعلیم اپنے بیٹے عبد الرؤف سے حاصل کی جو کہ آج کل اسلام آباد میں ایک سرکاری محکمے میں انجینئر ہیں۔ آپ نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز دارالعلوم مدنیہ سے کیا۔ یہاں پر آپ نے ابتدائی فارسی کتب اور مشکوۃ المصابیح تک تعلیم مولانا فیروز خان ثاقب سے حاصل کی۔ 1964ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورہ حدیث کیا۔ 1965ء میں گوجرانوالہ میں جامعہ نصرت العلوم سے دوبارہ دورہ حدیث کیا۔ یہاں پر آپ نے دو سال تک درس تدریس کے ساتھ ساتھ خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیئے بعد ازاں آپ دار العلوم مدنیہ ڈسکہ میں درس و تدریس فرائض سرانجام دیتے رہے۔ 1987ء سے جامع مسجد خضری محلہ مشن کمپاؤنڈ تشریف لے گئے اور تادم آخر دین کی خدمت اور مذاہب باطلہ کے ردّ میں سرگرم عمل رہے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا فیروز خان ثاقب، محمد سرفراز خان، صوفی محمد سرور، مولانا ادریس کاندھلوی، حسین علی اور مولانا عبد الرحمن اشرفی شامل ہیں۔ مناظرہ میں آپ کے استاد مولانا اللہ وسایا اور عزیز الرحمن جالندھری ہیں۔ روحانی طور پر آپ سید نفیس الحسن حسینی اور مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے پیر و تھے۔ آپ کے شاگردوں میں مولانا غلام مرتضی، محمد سلیمان، محمد عارف ندیم، فقیر اللہ اختر سمیت بہت سے علماء شامل ہیں۔

آپ نے اپنی تصانیف کا باقاعدہ آغاز 1987ء میں کیا۔ تحصیل ڈسکہ کے گاؤں موسے والا میں مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مسجد کی تولیّت پر جھگڑا ہوا۔ مقدمہ میں مسلمانوں کی طرف سے مولانا پیش ہوئے۔ اس موضوع پر اپنی پہلی کتاب (عدالتی فیصلہ) لکھی۔ مولانا نے چار بڑے موضوعات پر کتب کا ذخیرہ تصنیف کیا۔ ان میں مطالعہ مسیحیت، مطالعہ قادیانیت، مطالعہ شیعیت شامل ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ عقائد و اخلاق کی اصلاح کے سلسلہ میں مقام ازواج مطہرات، مقام صحابہ کے ذکر کرنے کے ساتھ ان کی زندگیوں کو صحیح معیار گردانتے ہوئے ان کے اتباع کی دعوت دینا جیسے موضاعات شامل ہیں۔

مولانا ایک اچھے جلد ساز تھے ایک دن دوران کام ان کی نظر بائبل پر پڑی تو اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ دوران مطالعہ انہوں نے محسوس کیا کہ بائبل اور قرآن کے مابین تضاد کے ساتھ ساتھ بائبل میں بہت سے باہمی تضادات واختلافات ہیں۔ مولانا نے اس موضوع پر مطالعہ شروع کیا اور اس وقت اس موضوع پر دستیاب تمام لٹریچر پڑھ ڈالا۔ مولانا نے مسیحی لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا اور ان کے مجلّات میں چھپنے والے مضامین کے جوابات لکھنے شروع کیے۔ سوئٹزرلینڈ کے ایسٹرن چرچ اور گوجرانوالہ کے تھیالوجی مرکز سے رابطہ ہوا اور پھر مختلف پادریوں کے ساتھ خط وکتابت شروع ہوئی۔ مولانا کے بیٹے عبدالرحمن کے بقول سیالکوٹ سے پادری برکت اے خان اکثر ان کے ہاں تشریف لاتے اور مختلف موضوعات پر بحث کا طویل سلسلہ چلتا تھا۔ مولانا یٰسین عابد صاحب مطالعہ مسیحیت میں کافی گہرا شغف رکھتے ہیں، انہوں نے اپنی کتاب قصص بائبل میں مولانا کا یوں تذکرہ کیا ہے کہ مولانا عبدالطیف ڈسکوی نے اس کار خیر میں دن رات محنت کی اور بیسیوں رسالے شائع کیے، کافی مناظروں میں راقم کی معاونت فرمائی، بالخصوص پادری ماسٹر برکت اے۔ خان سیالکوٹی کے ساتھ مناظرہ میں میرے شانہ بشانہ تھے۔ آپ تحریف بائبل کے اثبات پر نہایت محققانہ کتاب، تحریف بائبل بزبان بائبل، لکھ کر مرکزی دفتر عالمی مجلس ختم نبوت میں جمع کروائی ہے۔[13]

مولانا نے مختلف موضوعات پر گراں قدر تصانیف کا عمدہ ذخیرہ چھوڑا ہے۔ مختلف رسائل و جرائد میں مضامین شائع کروائے۔ مسیحی مبلغین کے ساتھ خط وکتابت کا ایک طویل سلسلہ جاری رکھا۔ ان کا بہت سا کام ان کی

---

[13] محمد یسین عابد۔ قصص بائبل۔ گوجرانوالہ: مرکز تحقیق اسلامی، 2018ء ص:28

Muhammad Yaseen Abid, Qasas Bible, Gujranwala: Markaz e Tahqeeq e Islami, 2018, P. 28

وفات کے بعد ضائع ہو گیا۔ بہت سے علمی خطوط ردّی کی ٹوکری میں چلے گئے۔ آپ نے قادیانی اور مسیحی علماء کے ساتھ مناظرے بھی کیے جن میں سے بہت سوں کا احوال محفوظ رہ سکا۔ مسیحیت کے علاوہ آپ نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا ان کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔ (مسیحیت پر کئے گئے کام کو قدرے تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔)

معجزات پیغمبر: یہ کتاب 314 صفحات پر مشتمل ہے۔ دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کلاں کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں حضور ﷺ کے معجزات کا ذکر خیر ہے۔

چہل احادیث دربار حب رسول ﷺ کا معیار اور اس کے تقاضے: یہ چالیس صفحات پر مشتمل کتابچہ ہے جو کہ رحمان بک ڈپو بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ کی طرف سے شائع ہوا۔ اس میں حضور ﷺ کی چالیس دعائیہ احادیث شامل ہیں۔

حقوق و فرائض: یہ کتاب چار صد صفحات پر محیط ہے جس میں مولانا نے حقوق العباد پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار کی طرف سے شائع ہوئی۔

مسنون دعائیں: اڑتالیس صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ جامع مسجد خضریٰ مشن کمپاؤنڈ ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوا۔ مولانا نے یہ کتابچہ ایک نوجوان کی کہنے پر مرتب فرمایا۔

قرآن حکیم کی چند پیش گوئیاں: اڑتالیس صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ اسلامی مشن سنت نگر لاہور کی جانب سے شائع ہوا۔ اس میں قرآن حکیم کی آخرت کے متعلق پیش گوئیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مسئلہ امامت و شیعیت کی حقیقت: تیس صفحات کا یہ کتابچہ مسجد سیلمان ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوا۔ اس میں مولانا نے شیعہ کے مسئلہ امامت پر روشنی ڈالی ہے۔

مسئلہ توحید اور قرآن مجید: بتیس صفحات پر مشتمل اس کتاب کو جامع مسجد خضریٰ ڈسکہ کی جانب سے شائع کیا گیا۔ اس کتاب میں مولانا نے اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کو قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

قصر مرزائیت میں ایک اور شگاف: ایک سو بائیس صفحات پر مشتمل کتاب کو البدر بک ڈپو ڈسکہ نے شائع کیا ہے۔اس کتاب میں مولانا نے قادیانیت سے متعلق پچاس کے قریب موضوعات پر مدلّل بحث کی ہے۔

حدیث رسول ﷺ کی حجیت: جامع مسجد خضریٰ ڈسکہ کی جانب سے شائع ہونے والے اس رسالہ میں احادیث کی حجیت کی اہمیت اور اس کا انکار کرنے والوں کو مدلل جوابات دیے ہیں۔

ماہ صیام ورحمت کا مہینہ: چالیس صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ جامع مسجد رحمانیہ ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوا۔اس کتابچہ میں ماہ صیام کی اہمیت وفضلیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آئینہ قادیانی: انجمن اشاعت اسلام کی جانب سے شائع شدہ 192 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں قادیانیت کی جھوٹی تعلیمات کا رڈ کیا ہے۔

قادیانی کے ابہامی چکر: قادیانیت کے متعلق یہ مختصر کتابچہ انجمن اشاعت اسلام کی جانب سے شائع ہوا۔یہ 64 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتابچہ میں قادیانیت کی طرف سے پھیلائے گئے ابہامات کا مدلل رد پیش کیا گیا ہے۔

معرکہ حق وباطل: یہ کتابچہ 72 صفحات پر مشتمل ہے اور مسجد عثمانیہ ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوا ہے۔اس میں قادیانیت کے باطل عقائد و نظریات پر بحث کی گئی ہے۔

حقیقت مرزائیت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے شائع ہونے والے اس 32 صفحات پر مشتمل کتابچہ میں قادیانیت مذہب کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

معجزہ خسوف وکسوف کی حقیقت: یہ کتابچہ 48 صفحات پر مشتمل ہے جسے عالمی مجلس ختم نبوت گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے۔

مرزائیوں کو احمدی کہنا سخت کفر ہے: چونسٹھ صفحات پر مشتمل یہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوئی۔

قادیانی کی کہانی اس کی زبانی: 160 صفحات پر مشتمل یہ کتاب مجلس ختم نبوت ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوئی۔

مرزا قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی: یہ بتیس صفحات پر مشتمل کتابچہ مسجد عثمانیہ ڈسکہ کی طرف سے شائع ہوا۔

مرزا کی سچی کہانی: یہ کتابچہ بھی بتیس صفحات پر مشتمل ہے اور مسجد عثمانیہ ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوا ہے۔

مسلم ذرا ہوشیار باش: مسجد خضریٰ ڈسکہ کی طرف سے سولہ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ شائع ہوا ہے۔

عجائبات قرآن: 32 صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ بھی مسجد خضریٰ کی جانب سے شائع ہوا ہے۔

بد ترین دجل اور فریب: یہ کتابچہ سولہ صفحات پر مشتمل ہے اور مجلس ختم نبوت ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوا ہے۔

ان کتب کے علاوہ مولانا کے بہت سے مضامین مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔

مولانا عبد الطیف ڈسکوی کی مطالعہ مسیحیت کی جہات:

مولانا نے مطالعہ مسیحیت پر گرانقدر کام کیا ہے۔اس سلسلہ میں آپ کا خصوصی کام تحریف بائبل پر ہے اس موضوع پر آپ نے 831 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب مرتب کی ہے۔بائبل کے مندرجات سے اس کے محرّف ہونے کو واضح کیا ہے۔یہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔باب اول میں انجیل متی کا تعارف اور اس کے مندرجات پر بحث کی گئی ہے۔

اس کے زمانہ تحریر، زمانہ ظہور اور غرض وغائت پر گفتگو کی ہے۔ اس کی استنادی حیثیت پر بحث کی ہے۔

انجیل متی کے متعدد مقامات سے اس کی ستائیس آیات کو زیر بحث لائے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے تیئس حوالہ جات پیش کیے ہیں کہتے ہیں کہ ہم اناجیل کے ایک ایک جملہ کو محرف نہیں مانتے بلکہ وہ قصّہ جو حقائق کے خلاف ہے۔ ویسے اس میں صحیح باتیں بھی ہیں مگر ان کی چھانٹی بہت مشکل ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم خدا کی آخری دائمی اور لاریب کتاب قرآن حکیم کے ساتھ اس کا موازنہ کر کے صحیح اور غلط کا فیصلہ لیں۔[14]

انجیل مرقس کے مندرجات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کے مقام تحریر، مآخذ، ابتدائی زبان تحریر، پولوس کے ساتھ اس کے تعلق جیسے موضوعات پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس کی تیس آیات پر گفتگو کی ہے۔ اس انجیل کے سولہ مقامات سے تفصیل سے حوالہ جات پیش کر کے ان کا باہمی تقابل کیا ہے۔ انجیل سوم لوقا کا تعارف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کا مصنف ایک لوقا نامی یونانی طبیب بتایا جاتا ہے جو کہ پطرس کا ترجمان تھا۔[15] اس کے زمانے تصنیف مقام تصنیف اور تاریخ صحت و استناد پر مدلل بحث کی ہے۔ اس کی اڑتیس آیات کو بیان کر کے ان آیات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اس انجیل کے بتیس حوالہ جات دے کر مختلف موضوعات سے متعلقہ ان میں تحریف کو واضع کیا ہے۔ انجیل چہارم یوحنا جن مخصوص حالات میں تحریر ہوئی ان پر بحث کرتے ہوئے مسیحی عالم پادری فقیر اللہ کی کتاب قاموس الکتاب کے حوالہ سے اس کی استنادی حیثیت پر بحث کرتے ہیں۔[16] اس انجیل کے متعلق کہتے ہیں کہ اس میں نبی ﷺ کے متعلق واضح بشارات موجود ہیں اور اس طرح اس میں کافی ایسے مضامین

---

[14] عبداللطیف، مولانا، تحریف بائبل بزبان بائبل۔ ملتان: عالمی مجلس نبوت، ت۔ن، ص:23

Abdul Latif, Moulana, Tahreef e Bible Bazuban e Bible, Multan: Almi Majlis e Nabuwwat, P.23

[15] تحریف بائبل بزبان بائبل۔ ص:97

Abdul Latif, Moulana, Tahreef e Bible Bazuban e Bible, P.97

[16] ایضاً، ص:132

Ibid, P.132

ہیں جو دوسری عام اناجیل سے مختلف ہیں۔[17] اس انجیل کی تراسی آیات کو زیر بحث لائے ہیں۔ مولانا نے سب سے زیادہ تفصیلی گفتگو اسی انجیل کے متعلق کی ہے۔ اس میں ساٹھ حوالہ جات پیش کر کے ان پر بحث کی ہے۔ چاروں اناجیل پر بحث کرنے کے بعد تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ ان بزرگوں نے کیا کچھ گڑبڑ کر کے کلام خدا مجسم تحریف بنا دیا ہے کہ اس شک و شبہات کے بحر عمیق میں اصل حقیقت کا کچھ پتہ نہیں چل سکتا۔ اسی بنا پر ربّ رحیم نے اپنے بندوں رحم کر کے اپنا آخری اور لا تبدیل کلام قرآن مجید نازل فرما کر عالم انسانیت کی مکمل رہنمائی فرمائی۔[18]

کتاب اعمال کے مختلف ابواب میں سے اڑتیس کے قریب آیات پر بحث کی ہے۔ اس میں تینتیس حوالہ جات پیش کر کے اس کے مندرجات کے متعلق مختلف موضوعات سے متعلقہ بحث کی ہے۔ مزید بر آں پولوس کے خطوط، یوحنا کے رسائل اور کتاب مکاشفہ کا تجزیہ کیا ہے۔ ان میں رومیوں کے نام خطوط کے سولہ ابواب میں سے چالیس سے زیادہ آیات کا تفصیل جائزہ لیتے ہوئے تینتیس حوالہ جات پیش کیے ہیں۔ کرنتھیوں کے نام خطوط میں کرنتھ اوّل میں سے پچیس آیات اور کرنتھ دوم سے پندرہ آیات کا تجزیہ کیا ہے۔ اس مقام پر سے اٹھائیس سے زائد حوالہ جات پیش کیے ہیں مزید بر آں بائبل کے جن مزید مقامات اور موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے ان میں کلسیوں کے نام کے خط، افسیوں کے نام خط، فلپیوں کے نام خط، تھسلونکیوں کے نام خط، تیمتھس کے نام خطوط، طیطس کے خطوط، یوحنا کے خطوط، یہودا کے خطوط اور کتاب مکاشفہ میں سے درجنوں حوالہ جات پیش کر کے انجیل کی استنادی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے اس کے محرّف ہونے پر دلائل پیش کیے ہیں۔

---

[17] ایضاً، ص:138

Ibid, P.138

[18] ایضاً، ص:178

Ibid, P.178

باب دوم میں تحریف بائبل کے ایک دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے کہ عہد جدید میں، عہد قدیم کے 850 حوالہ جات یا اقتباسات دیے گیے ہیں ان حوالہ جات پر تجزیہ پیش کیا ہے۔[19]

ان اقتباسات کا تجزیہ کرتے ہوئے مولانا کہتے ہیں کہ جب آپ ان اقتباسات کا جائزہ لیں گے تو آپ پر تعجب خیز اور حیرت ناک حقیقت منکشف ہوگی کہ اکثر حوالہ بات بے موقع یا غلط دیے گیے ہیں۔ عہد قدیم میں ان الفاظ کچھ ہیں اور عہد جدید میں کچھ ہیں۔[20] اناجیل کے باہمی تضاد کے متعلق کہتے ہیں کہ اناجیل کے ادخال و اخراج، بریکٹ بازی اور عہد قدیم کے مخالف ہونے کے علاوہ یہ بھی ملحوظ رہے کہ یہ معاملہ یہیں نہیں رکا بلکہ یہ اناجیل ایک دوسرے کے بھی مخالف ہیں۔ ایک میں ایک بات درج ہے تو دوسری میں اس کے خلاف دوسری بات کا تزکرہ ہے خصوصاجب متی، لوقا، انجیل، مرقس سے ماخوذ ہیں تو پھر ماخوذ اور ماخوذ از میں اختلاف کیوں ہے۔[21] اناجیل کے متن پر تفصیل کے ساتھ بتیس غلطیوں کی نشان دہی کی ہے۔ بائبل کی دو متصل کتابوں کتاب عزرا کے باب دوم اور کتاب نحمیات کے باب ہفتم کتاب تواریخ اور کتاب سیموئیل کے متعدد مقامات کا موازنہ کر کے انکے داخلی تضاد کو واضع کیا ہے۔ باب کے آخر پر جناب محمد رسول ﷺ کے معجزات کو بیان کر کے ان پر وارد مسیحی اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے باب سوم میں بائبل میں وارد انبیاء کے متعلق نازیبا واقعات پر گرفت کر کے عصمت انبیاء کے عقیدہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ قرآن حکیم کے بیشتر سے مقامات سے اللہ کے برگزیدہ انبیاء و رسل کی عصمت کو ثابت کیا ہے۔ پادری سی جی فانڈر پادری سلطان پال جیسے مسیحی علماء کے پیدا کردہ مغالطوں پر گرفت کرتے ہوئے ان کے مغالطوں کو غلط ثابت کیا ہے۔ باب چہارم میں نسخ جیسے اہم مسئلہ پر گفتگو کرتے اس کے مختلف پہلوؤں، اس کا دائرہ اثر، اس کے احکامات اور اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بائبل سے اس کی مثالیں پیش کی ہیں مختلف حوالہ جات

---

[19] ایضاً، ص:316

Ibid, P.316

[20] ایضاً، ص:316

Ibid, P.316

[21] ایضاً، ص:329

Ibid, P.329

دینے کے بعد کہتے ہیں کہ شرعی احکام میں وقوع نسخ صرف قرآنی شریعت کے ساتھ ہی مختص نہیں ہے بلکہ تمام شرائع میں ایسا ہوتا آیا ہے توجب وہاں یہ چیز باعث عیب نہیں تو قرآنی شریعت پر طعن کیوں کیا جاتا ہے۔[22]

اس باب میں ہستی باری تعالی ازروئے قرآن بائبل کا تقابل جائزہ بھی تفصیل سے لیا ہے۔ قرآن حکیم کے درجنوں مقامات سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا تزکرہ کیا ہے جبکہ بائبل کے تصور خدا کو دیوتا وغیرہ ہونے پر نقد کیا ہے ۔بائبل میں بیان کردہ نازیبا خدائی صفات کا تجزیہ پیش کرکے ان کارڈ کیا ہے۔باب کے آخر میں مسیحی عقیدہ کفارہ کو تفصیل سے بیان کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ عقیدہ بھی پولوس کا تراشیدہ ہے کہتے ہیں کہ عہد قدیم کی طرح عہد جدید میں بھی اس مسئلہ یعنی رحمت خداوندی کو اسی طرح پیش کیا گیا ہے عیسائیوں نے محض اپنی ناسمجھی کی بناپر غلط نظریہ (کفارہ)پولوس کے اختراع پر قائم کرلیا ہے ورنہ تمام الہامی کتب میں اسکا کوئی تصور نہیں ہے۔[23]باب پنجم میں مطالعہ مسیحیت کے سلسلہ میں قابل قدر مواد دیا گیا ہے یہ باب دراصل مولانا یاسین عابد کے فراہم کردہ مواد پر مشتمل ہے اس میں بہت سے عنوانات کے تحت مواد فراہم گیا ہے۔[24]

باب ششم میں مبلغین اور مناظرین کے لیے چند مفید اشارے دیے گئے ہیں جن میں مسیحیت کامل اور آخری دین ہے ایک سچے مسیحی کی نشانی اور پہچان ،کتاب مقدس کے باغی جیسے موضوعات کوزیر بحث لایا گیا ہے۔[25]اس کتاب کا چھٹا باب مطالعہ مسیحیت کے لیے ایک اہم باب ہے اس میں بائبل سٹڈی کے سلسلہ میں اشارے دیے گئے ہیں۔ مصنف کہتے ہیں کہ ایک ضخیم اور متنوع کتاب ہے۔ نیز مروجہ عیسائیت کے نظریات بھی نہایت وسیع

---

[22] ایضاً، ص:533

Ibid, P.533

[23] ایضاً، ص:596

Ibid, P.596

[24] ایضاً، ص:597

Ibid, P.597

[25] ایضاً، ص:714

Ibid, P.714

ااور عجیب وغریب قسم کے ہیں۔ جو کہ اکثر بائبل کے ساتھ تو مطابقت نہیں رکھتے لہذا ہم نے بعض اہم موضوعات پر مفید حوالہ جات کو عنوان دے کر اکٹھا کر دیا ہے۔ امید ہے کہ مطالعہ بائبل اور تقابل مباحث کے سلسلہ میں یہ اشارے مفید ثابت ہوں گے۔ علاوہ ازیں یہ طریقہ موضوعات کو سمجھنے کے لیے یہ رہنمائی کا زریعہ ثابت ہو گا۔[26]

اس سلسلہ میں جن اہم موضوعات کا منتخب کر کے ان پر سیر حاصل بحث کی ہے ان میں شاگر دان مسیح اور جناب پولوس ازروئے اناجیل مروجہ، پولس کی تحریک جدید، نجات اور صلیب بائبل کی روشنی میں، مسیح کی آمد کب ہو گی، اطاعت حکومت اور ادائیگی خراج وجزیہ، مسیحی کلیسا اور عورت، رحمت خداوندی اور کفارہ، مسیح کے منجی ہونے کا مفہوم حقیقی، مغفرت اور نجات، قرآن مجید اور کفارہ، احادیث سید المُرسلین ﷺ اور کفارہ، پولوس اور کفارہ شامل ہیں۔ باب ہفتم میں قرآن مجید کے ایک عظیم اور زندہ کتاب ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا کی ہر کتاب کا تعارف کرایا جاتا ہے مگر قرآن حکیم وہ واحد زندہ کتاب ہے جو اپنا مکمل تعارف خود کرواتی ہے کہ اس کا نام کیا ہے۔ اس کا بھیجنے والا کون ہے، کس کے واسطے سے کس پر کب نازل ہوئی۔ اس کا مقصد اور دائرہ ہدائیت کتنا وسیع ہے اس کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے۔ اس طرح کے پندرہ موضوعات منتخب کر کے ان کی تفصیل اور دلائل پیش کیے ہیں۔ قرآن حکیم کے متعدد مقامات کا حوالہ دے کہ مندرجہ بالا تمام امور پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔[27]

باب ہشتم بشارات ختم المُرسلین کے عنوان کے تحت آپ ﷺ کے متعلق قرآن حکیم اور سابقہ الہامی کتب میں آپ کے بیان کردہ اوصاف وبشارات کا تذکرہ کرنے کے بعد کہتے ہے کہ اسی بناپر ہم اہل کتاب کو دعوت حق دیتے ہیں کہ اور دیکھو تمہاری کتاب میں کس صفائی سے خاتم المُرسلین ﷺ کی شان مندرج ہے لہذا آپ ﷺ پر ایمان لاکر اپنی نجات کا بندوبست کرلو۔[28] کتاب کے آخری باب میں قدسی صفات اصحابؓ کرام کے بارے میں بیان

---

[26] ایضاً، ص:715

Ibid, P.715

[27] ایضاً، ص:758

Ibid, P.758

[28] ایضاً، ص:793

کردہ پیش گوئیاں صداقت قرآن کا ایک عظیم شاہکار کے عنوان سے بیس موضاعات پر مشتمل بحث کو سمیٹاہے۔کتاب کے آخر میں مصنف نے گزارش کرتے ہوئے دعوتی انداز میں حقیقت کو قبول کرنے پر زور دیا ہے۔[29]

تورات وانجیل اور اصحابؓ کبار: مطالعہ مسیحیت کے موضوع پر مولانا کی یہ کتاب اسلامی مشن سنت نگر لاہور کی جانب سے شائع ہوئی۔اس پر نظر ثانی نامور محقق منور صادق صاحب نے کی ہے۔یہ کتاب اڑتالیس صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں مولانا نے کتاب ساویہ میں خاتم النبیین کے صحابہ کے تذکرے کے بارے میں گفتگو کی ہے مولانا نے اس بات کی تحقیق کی ہے کہ حضرات شیخین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے تذکرے ان کتب میں بڑی وضاحت کے ساتھ ملتے ہیں۔

Ibid, P.793

[29] ایضاً، ص:831

Ibid, P.831

وہ عہد کا رسول مسئلہ ختم نبوت از روئے بائبل اور قرآن: یہ کتاب ایک سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے انجمن اشاعت اسلام جامع مسجد خضری ڈسکہ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے بائبل اور قرآن کے باہمی تقابل مطالعہ سے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ عہد کے رسول سے مراد جناب خاتم المرسلین ﷺ ہی مراد ہیں اور آپ ﷺ ہی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔

مسئلہ رفعِ نزول مسیح: اس کتاب کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ اسی نام سے موسوم ہے اور جناب مسیح کے رفع آسمانی اور نزول کے بارے میں جبکہ دوسرا حصّہ قادیانی عقائد پر بحث ہے۔ حصّہ اوّل زیادہ ضخیم ہے اس کے 408 صفحات ہیں۔ اس کتاب کو عالمی مجلس ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان نے شائع کیا ہے۔ کتاب میں زیادہ تر قادیانی شبہات کے جوابات دیتے ہوئے مسیحیت کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

اناجیل اور ہمارے نبی: یہ کتاب بھی اسلامی مشن سنت نگر لاہور کی جانب سے شائع ہوئی۔ اسلامی مشن لاہور ایک بڑا مطالعہ مسیحیت کا مرکز ہوا کرتا تھا۔ اس کتاب کے اڑتالیس صفحات ہیں۔ اس کتاب میں مولانا نے اناجیل کی روشنی میں پیارے پیغمبر ﷺ کی شان، عظمت ورفعت بیان کی ہے۔ اناجیل اور قرآن پاک کے مطالعہ سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی حرمت ثابت کی ہے۔

توحید بالتثلیث اور مسئلہ کفارہ: بتیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب ختم نبوت ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں عیسائیوں کے مروجہ عقیدہ کفارہ کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کے ازلی گناہ والے فعل اور آپ کی اولاد کو بھی اس ازلی گناہ سے معافی دلانے کے لیے بھیجا تاکہ وہ اس گناہ کے کفارے کے طور پر سولی پر چڑھ جائیں۔ اس کتاب میں مصنف نے اناجیل سے عقیدہ توحید کی وضاحت کی ہے موجودہ مسیحی عقائد و نظریات باطل ہیں اور بالخصوص عقیدہ تثلیث چوتھی صدی کے لوگوں کا پیدا کردہ ہے جو کہ باطل عقیدہ ہے۔

مسیحی بھائیوں کو حقیقی نجات کا پیغام: بتیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب جامع مسجد خضری ڈسکہ کی جانب سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مولانا نے مسیحی حضرات سے اپیل کی ہے کہ اس وہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں تو ان پر

حقیقت واضح ہو گی کہ آخری نبی ﷺ جناب عیسیٰؑ نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور وہی آخری نجات دہندہ ہیں جن کی بشارت سابقہ انبیاء اپنے اپنے وقت پر دی ہے۔اس لیے اخروی نجات صرف محمد ﷺ پر ایمان لانے میں ہی ہے۔

کیا مسیحؑ خدا کے بیٹے ہیں: سولہ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ بھی مسجد خضری کی طرف سے شائع ہوا۔اس کتاب میں مسیحی بھائیوں سے سوال کرتے ہیں بائبل میں کہاں حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا گیا ہے۔وہاں تو ان کو اللہ کا رسول کہا گیا ہے اور بنا والد کے ان کی پیدائش کا ذکر ہے پھر کیسے مسیحی حضرات انہیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔

عیسائی سوالوں کے جوابات اور پادریوں کی غلط کاریاں: پچاس صفحات پر مشتمل اس کتاب کو ان کے شاگرد حافظ غلام مرتضی صاحب نے مرتب کیا ہے اس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈسکہ نے شائع کیا قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ عَدَٰوَةً لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلۡيَهُودَ وَٱلَّذِينَ أَشۡرَكُواْۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقۡرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّا نَصَٰرَىٰۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّيسِينَ وَرُهۡبَانًا وَأَنَّهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُونَ۔[30]

اے پیغمبر ﷺ!) تم دیکھو گے کہ مومنوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہودی اور مشرک ہیں اور دوستی کے لحاظ سے مومنوں سے قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم بھی ہیں اور مشائخ بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

آیت مذکور میں یہودیوں اور مشرکوں کو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن کہا گیا ہے جبکہ مسیحی حضرات کو مسلمانوں سے پیار میں قریب بتایا گیا ہے۔اس آیت کو بنیاد بنا کر مسیحی حضرات مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے پراپیگنڈہ میں مصروف ہیں اور اپنے مذہب کی طرف راغب کر رہے ہیں۔خصوصًا وہ پسماندہ علاقے جہاں تعلیم اور علاج کی سہولتوں کا فقدان ہے مسلمانوں کو راہ حق سے ہٹا رہے ہیں۔مسیحی حضرات نے بائبل سٹڈی کے نام پر بائیس سوالات اٹھائے ہیں جو کہ اسلام مخالف ہیں۔اس کتاب میں مولانا نے ان بائیس سوالات کے جوابات بائبل سے ہی باحوالہ پیش کیے ہیں۔

---

[30] المائدۃ 82:5

Al-Maida 5: 82

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مولانا عبداللطیف ڈسکوی کا مطالعہ مسیحیت بہت وسیع تھا۔ بالخصوص بائبل پر آپ کی گہری نگاہ تھی۔ آپ کی ضخیم کتاب تحریف بائبل بزبان بائبل پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک وسیع المطالعہ ،کہنہ مشق محقق تھے۔ ضلع سیالکوٹ اور ملحقہ علاقے جو کہ مسیحیت کی اشاعت کے اولین میدان تھے ان میں مولانا نے مسیحیت کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اپنے ہی مقدس لٹریچر سے دین اسلام کی حقانیت کو واضح کیا ہے۔

مولانا نے ڈسکہ کے جس علاقے میں سکونت اختیار کر رکھی تھی اس علاقے کا نام محلہ مشن کمپاونڈ ہے۔ اس میں ایک بہت بڑا گرجا، کرسچین ہائی سکول، مسیحی مذہبی بورڈنگ ہاؤس ہے۔ مسیحی حضرات کی کثیر تعداد کے ساتھ ساتھ سکاچ مشن کا مرکزی دفتر بھی واقع ہے اس پس منظر میں آپ نے علاقے میں مسیحیت پر کام کرکے بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے جو کہ وقت کی اہم ترین ضرورت بھی تھی۔ اس مقالہ میں اُن کے اسی کام کو اُجاگر کیا گیا ہے۔